بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹ ﴿ رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم یکشنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۴/۱۹ | ۲۱ امان ۱۳۴۴ ہش ۔ ۱۷ ذیقعد ۱۳۸۴ھ ۔ ۲۱ مارچ ۱۹۶۵ء | نمبر ۶۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲۰ مارچ بوقت ۸ بجے صبح

کل دن بھر تو حضور کی طبیعت اچھی رہی لیکن شام کے وقت کچھ بے چینی کی تکلیف ہو گئی۔ اس وقت طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

احباب جماعت حضور کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ کو راضی کرنے والی اس سے زیادہ کوئی قربانی نہیں کہ ہم اس کی راہ میں موت کو قبول کر کے اپنا وجود اس کے آگے رکھ دیں

"اور استغفار جس کے ساتھ ایمان کی جڑیں مضبوط ہوتی ہیں قرآن شریف میں دو معنی پر آیا ہے ایک تو یہ کہ اپنے دل کو خدا کی محبت میں مستحکم کر کے گناہوں کے ظہور کو جو علیحدگی کی حالت میں جوش مارتے ہیں خدا تعالیٰ کے تعلق کے ساتھ روکنا اور خدا میں پیوست ہو کر اس سے مدد چاہنا۔ یہ استغفار تو مقربوں کا ہے جو ایک طرفۃ العین خدا سے علیحدہ ہونا اپنی تباہی کا موجب جانتے ہیں اس لئے استغفار کرتے ہیں تا خدا اپنی محبت میں تھامے رکھے۔ اور دوسری قسم استغفار کی یہ ہے کہ گناہ سے نکل کر خدا کی طرف بھاگنا اور کوشش کرنا کہ جیسے درخت زمین میں لگ جاتا ہے ایسا ہی دل خدا کی محبت کا اسیر ہو جائے تا پاک نشوونما پا کر گناہ کی خشکی اور زوال سے بچ جائے اور ان دونوں صورتوں کا نام استغفار رکھا گیا۔ کیونکہ غفر جس سے استغفار نکلا ہے ڈھانکنے اور دبانے کو کہتے ہیں۔ گویا یہ کہ استغفار سے یہ مطلب ہے کہ خدا اس شخص کے گناہ جو اس کی محبت میں اپنے تئیں قائم کرتا ہے دبائے رکھے اور بشریت کی جڑیں ننگی نہ ہونے دے بلکہ الوہیت کی چادر میں لیکر اپنی قدوسیت میں سے حصہ دے یا اگر کوئی جڑ گناہ کے ظہور سے ننگی ہو گئی ہو پھر اس کو ڈھانک دے اور اس کی برہنگی کے بد اثر سے بچائے۔ سو چونکہ خدا مبدء فیض ہے اور اس کا نور ہر ایک تاریکی کے لئے ہر وقت تیار ہے۔ اس لئے پاک زندگی حاصل کرنے کے لئے یہی طریق مستقیم ہے کہ ہم اس خوفناک حالت سے ڈر کر اس چشمہ طہارت کی طرف دونوں ہاتھ پھیلائیں تا وہ چشمہ زور سے ہماری طرف حرکت کرے اور تمام گند کو یک دفعہ لے جائے خدا کو راضی کرنے والی اس سے زیادہ کوئی قربانی نہیں کہ ہم درحقیقت اس کی راہ میں موت کو قبول کر کے اپنا وجود اس کے آگے رکھ دیں"۔

(سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب ص۲۶ و ص۲۷)

اخبار احمدیہ

— کراچی ۱۹ مارچ۔ کراچی سے بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے کہ آج مورخہ ۲۰ مارچ کو مکرم صوفی عبد الغفور صاحب کی آنکھوں کا اپریشن ہو رہا ہے۔ احباب جماعت اپریشن کی کامیابی اور کامل وعاجل شفایابی کے لئے دعا کریں۔

— ربوہ ۲۰ مارچ۔ مکرم چوہدری عبد العزیز صاحب مہتمم مقامی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ پچھلے دنوں ہسپتال سے واپس گھر آ گئے ہیں۔ اب انہیں پہلے کی نسبت بہت افاقہ ہے۔ زخم بڑی حد تک مندمل ہو چکا ہے۔ تاہم ابھی زخم کا ایک حصہ مندمل ہونا باقی ہے جو آہستہ آہستہ درست ہو رہا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں التماس ہے کہ شفائے کامل وعاجل کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

— مجلس انصار اللہ کا مالی سال شروع ہوئے تیسرا ماہ گزر رہا ہے۔ ابھی تک بعض مجالس کی طرف سے بجٹ فارم مکمل ہو کر واپس نہیں آئے۔ مجالس توجہ فرمائیں۔

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ)

— ربوہ ۲۰ مارچ۔ کل یہاں نماز جمعہ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی۔ خطبہ میں آپ نے قرآنی دعا اھدنا الصراط المستقیم کی تفسیر بیان کرتے ہوئے احباب کو یہ دعا بکثرت مانگنے کی تلقین فرمائی۔ نیز خطبہ میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صاف اور واضح تحریرات کی روشنی میں اہل پیغام کے اس نظریہ کی کہ حضرت مسیحؑ کی ولادت بن باپ نہ تھی پُرزور تردید فرمائی

مسعود احمد بیٹھ نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۱ مارچ ۱۹۶۵ء

سچی توبہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے "سچی توبہ" کے متعلق اپنی تقریروں اور تحریروں میں نہایت قیمتی جواہرات بکھیرے ہیں۔ ایک جگہ آپ فرماتے ہیں:۔

"توبہ کے معنی ہی یہ ہیں کہ گناہ کو ترک کرنا اور خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا۔ بدی چھوڑ کر نیکی کی طرف آگے قدم بڑھانا۔ توبہ ایک موت کو چاہتی ہے جس کے بعد انسان زندہ کیا جاتا ہے اور پھر نہیں مرتا۔ توبہ کے بعد انسان ایسا بن جاوے کہ گویا نئی زندگی پاکر دنیا میں آیا ہے۔ نہ اس کی وہ چال ہو نہ اس کی وہ زبان نہ ہاتھ نہ پاؤں۔ سارے کا سارا نیا وجود ہو جو کسی دوسرے کے ماتحت کام کرتا ہوا نظر آوے۔ دیکھنے والے جان لیں کہ یہ وہ نہیں یہ تو کوئی اور ہے۔

خلاصہ کلام یہ کہ یقین جانو کہ توبہ میں بڑے بڑے ثمرات ہیں۔ یہ برکات کا سرچشمہ ہے۔ درحقیقت اولیاء اور صلحاء یہی لوگ ہوتے ہیں جو توبہ کرتے اور پھر اس پر مضبوط ہو جاتے ہیں۔ وہ گناہ سے دور اور خدا کے قریب ہوتے جاتے ہیں۔ کامل توبہ کرنے والا شخص ہی ولی، قطب اور غوث کہلا سکتا ہے۔ اسی حالت میں وہ خدا کا محبوب بنتا ہے۔ اس کے بعد بلائیں اور مصائب جو انسان کے واسطے مقدر ہوتی ہیں ٹل جاتی ہیں۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود جلد پنجم صفحہ ۱۹۲)

گویا "توبہ" وہ دروازہ ہے جس سے ہم ایک بالکل نئی زندگی میں داخل ہوتے ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ باتیں ایک تقریر میں نو مبائعین سے بیعت کے وقت فرمائیں۔ اس لئے ہر احمدی کو روزانہ جائزہ لینا چاہیئے کہ کیا وہ واقعی نئی زندگی میں داخل ہوا ہے یا اسی پرانے ڈگر پر چل رہا ہے۔ اگر پہلے کی نسبت کوئی تبدیلی پیدا نہیں ہوئی تو بیعت کرنے یا احمدی کہلانے کا کوئی فائدہ نہیں۔ کیونکہ جب تک انسان سچی توبہ کر کے نئی زندگی میں داخل نہ ہو اس وقت تک وہ صراطِ مستقیم پر چلنے کے قابل نہیں ہو سکتا۔ خیال تو کیجئے کہ ہم ایک ایسے راستہ پر چلے جا رہے تھے جو ہلاکت کے گڑھے کو جاتا ہے۔ اور ہم چاہتے ہیں کہ اس ہلاکت کے گڑھے میں گرنے سے بچ جائیں۔ تو کیا یہ ممکن ہے کہ ہم بگٹٹ چلے تو اسی راستہ پر جائیں اور پھر گڑھے میں گرنے سے بھی بچ جائیں۔ اگر ہم واقعی گڑھے میں گرنے سے بچنا چاہتے ہیں تو ہمارے لئے لازم ہے کہ جب ہم کو پتہ چلے کہ یہ راستہ ہم کو تباہی کے گڑھے میں لے جائے گا اسی وقت اپنا قدم روک لیں اور واپس چلنا شروع کر دیں۔ ہم اس گناہ کی زندگی کو بالکل ترک کر دیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف پورا پورا رجوع کر لیں۔ ذیل میں ہم سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک عبارت نقل کرتے ہیں جس سے توبہ کی حقیقت پر روشنی پڑتی ہے:۔

"آپ لوگوں کی یہ بیعت۔ بیعت توبہ ہے۔ توبہ دو طرح ہوتی ہے۔ ایک تو گذشتہ گناہوں سے یعنی انکی اصلاح کرنے کے واسطے جو کچھ پہلے غلطیاں کر چکا ہے ان کی تلافی کرے۔ اور حتی الوسع ان بگاڑوں کی اصلاح کی کوشش کرنا اور آئندہ کے گناہوں سے باز رہنا اور اپنے آپ کو اس آگ سے بچائے رکھنا۔

اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ توبہ سے تمام گناہ جو پہلے ہو چکے ہیں معاف ہو جاتے ہیں بشرطیکہ وہ توبہ صدق دل اور خلوص نیت سے ہو۔ اور کوئی پوشیدہ دغا بازی دل کے کسی کونہ میں پوشیدہ نہ ہو۔ وہ دلوں کے پوشیدہ اور مخفی رازوں کو جانتا ہے۔ وہ کسی کے دھوکہ میں نہیں آتا۔ پس چاہیئے کہ اس کو دھوکہ دینے کی کوشش نہ کی جاوے! اور صدق سے نہ نفاق سے اس کے حضور توبہ کی جاوے۔

توبہ انسان کے واسطے کوئی زائد یا بیفائدہ چیز نہیں ہے اور اس کا اثر صرف قیامت پر ہی منحصر نہیں بلکہ اس سے انسان کی دنیا اور دین دونوں سنور جاتے ہیں۔ اور اُسے اس جہان میں اور آنے والے جہان دونوں میں آرام اور خوشحالی نصیب ہوتی ہے۔"

(ایضاً صفحہ ۱۸۷-۱۸۸)

اگر ہر انسان کی زندگی میں ایسے مواقع آتے ہیں کہ وہ اگر غور کرے اور ان سے فائدہ اٹھانا چاہے تو اپنی گندی زندگی سے توبہ کر کے پاک اور بے داغ زندگی کے دروازہ میں داخل ہو جائے لیکن جب اقوام کی اقوام چاہ ضلالت میں گر جاتی ہیں تو اللہ تعالیٰ انسانوں ہی میں سے ایک کو چن لیتا ہے اور اس کے ذریعہ قوم کو پیغام دیتا کہ وہ سنبھل جائے۔ قرآن کریم کے مطالعہ سے واضح ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر ایسے وقت میں جب بحر و بر میں فساد برپا ہو گیا۔ اپنا کوئی بندہ مبعوث کیا۔ جس کے ہاتھ پر سعید روحوں نے توبہ کی اور پھر ان کی ایسی کایا پلٹی کہ وہ نیکی اور تقدس کا نمونہ دنیا کے لئے بن گئے۔ اور ان کے نمونہ سے صدیوں تک اقوام نصیحت پکڑتی رہیں۔ تاہم انسان ظلوم و جہول ہے وہ جلد ہی اسفل السافلین کی طرف جھک جاتا ہے۔ اس لئے ضرور ہے کہ اللہ تعالیٰ "وقتاً فوقتاً" اپنے پیغام کو تازہ کرتا رہے اور انسانوں کو یاددہانی کراتا رہے۔

چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے لیکچر "احمدیت کا پیغام" میں فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ کی قدیم سے یہ سنت ہے کہ جب کبھی دنیا میں خرابی پھیل جاتی ہے۔ روحانیت اس سے مفقود ہو جاتی ہے۔ لوگ دنیا کو دین پر مقدم کرنے لگ جاتے ہیں تو اس وقت اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی ہدایت اور رہنمائی کے لئے آسمان سے کسی مامور کو مبعوث فرماتا ہے تاکہ اس کے کھوئے ہوئے بندوں کو پھر اس کی طرف واپس لائے اور اس کے بھیجے ہوئے دین کو پھر دنیا میں قائم کرے۔ بعض دفعہ یہ مامورین شریعت ساتھ لاتے ہیں اور بعض دفعہ کسی پہلی شریعت کے قائم کرنے کے لئے آتے ہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کی اس سنت پر خاص طور پر زور دیا گیا ہے اور بار بار بنی نوع انسان کو اللہ تعالیٰ کے اس رحم اور کرم کی شناخت کے لئے متوجہ کیا گیا ہے۔

....

... ابتدائے آفرینش سے کر اس وقت تک خدا تعالیٰ کی یہی سنت جاری رہی ہے اور مختلف اوقات میں خدا تعالیٰ نے اپنے مختلف مظاہر اس دنیا میں مبعوث فرمائے۔ کبھی خدا تعالیٰ کی صفات آدمؑ کے ذریعہ سے جلوہ گر ہوئیں۔ کبھی نوحؑ کے ذریعہ سے جلوہ گر ہوئیں۔ کبھی ابراہیمؑ جسم میں سے وہ ظاہر ہوئیں تو کبھی موسیٰؑ جسم سے ہویدا ہوئیں کبھی داؤدؑ نے خدا تعالیٰ کا چہرہ دنیا کو دکھایا تو کبھی مسیحؑ نے اللہ تعالیٰ کے انوار کو اپنے وجود میں ظاہر کیا۔ سب سے آخر اور سب سے کامل طور پر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی تمام صفات کو اجمالاً اور تفصیلاً انفرادی حیثیت سے بھی اور اجتماعی حیثیت سے بھی ایسی شان اور ایسے جلال کے ساتھ دنیا پر ظاہر کیا کہ پہلے انبیاء آپؐ کے شمسی وجود کے آگے ستاروں کی مانند ماند پڑ گئے۔"

(احمدیت کا پیغام صفحہ ۳۱-۳۲)

الغرض جب قومیں بگڑ جاتی ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ اپنا فرستادہ بھیجتا ہے تاکہ لوگ اس کے ہاتھ پر سچی توبہ کر کے اپنی پرانی زندگی کو ترک کر کے نئی زندگی اختیار کریں۔ اس طرح جو لوگ اس کے ہاتھ پر توبہ کرتے ہیں وہ نئی زندگی اختیار کرتے ہیں۔ اسی کو مردوں میں سے زندہ ہونا کہتے ہیں۔ جب فرد اور اقوام گناہ سے لت پت ہو جاتے ہیں اور ان پر روحانی موت وارد ہو جاتی ہے تو وہ پھر توبہ کے ذریعہ از سر نو زندہ کئے جاتے ہیں۔ اسی کا نام احیائے موتیٰ ہے۔ سچی توبہ کے بغیر نئی زندگی حاصل نہیں ہو سکتی۔

تاہم اس بات کو نہیں بھولنا چاہیئے کہ نئی زندگی کا معجزہ صرف سچی توبہ سے ممکن ہو سکتا ہے۔ یہ کوئی کھیل نہیں ہے۔ محض منہ سے توبہ توبہ کہنے سے کوئی فائدہ نہیں حاصل ہوتا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"سچی توبہ ایک مشکل امر ہے۔ بجز خدا کی توفیق اور مدد کے توبہ کرنا اور اس پر قائم ہو جانا محال ہے۔ توبہ صرف لفظوں اور باتوں کا نام نہیں۔ دیکھو خدا قلیل کی چیز سے خوش نہیں ہو جاتا۔ کوئی ذرا سا کام کر کے خیال کر لینا کہ بس اب ہم نے جو کرنا تھا کر لیا اور رضا کے مقام تک پہنچ گئے۔ یہ صرف ایک خیال اور وہم ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ جب ایک بادشاہ کو ایک دانہ دیکر یا مٹھی کی مٹھی دیکر خوش نہیں کر سکتے بلکہ اس کے غضب کے مورد بنتے ہیں تو کیا وہ احکم الحاکمین اور بادشاہوں کا بادشاہ ہماری ذرا سی ناکارہ حرکت سے یا دو لفظوں سے خوش ہو سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ پوست کو پسند نہیں کرتا وہ مغز چاہتا ہے۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود جلد پنجم صفحہ ۱۹۰-۱۹۱)

مشرقی افریقہ کے ایک نئے علاقہ میں احمدیہ مشن کا قیام

٭ متعدد افراد کا قبولِ حق ٭ عیسائیوں کی طرف سے شدید مخالفت

٭ احمدیہ سکول کے قیام کا انتظام

مکرم مولوی روشن دین صاحب بتوسط وکالت تبشیر ربوہ

۲۶ مئی ۶۴ء کو خاکسار ممباسہ پہنچا چند دن یہاں رہنے کے بعد نیروبی روانہ ہوا۔ نیروبی میں تین ہفتہ قیام کیا۔ اس عرصہ میں درس و تدریس اور تعلیم و تربیت کا سلسلہ جاری رہا۔ پھر مجھے ممباسہ واپس آنے کا ارشاد ہوا اور ۲۹ جولائی ۶۴ء کو Kwale مشن کھولنے کے لئے ممباسہ سے Kwale آیا۔ Kwale میں رہائش کے لئے جگہ نہ ملی۔ تو ایک قریبی بستی میں رہائش اختیار کی۔ علاقہ میرے واسطے بالکل نیا تھا۔ ان کی زبان و عادات سے ناآشنا محض تھا۔ تعلیم ازحد کمی ہے پھر بھی اس بستی میں بعض انگریزی دان افراد مل گئے۔ جس سے ازحد سہولت ہوئی۔

یہاں پر ہمارا ارادہ سکول کھولنے کا ہے۔ سردست قاعدہ یسرنا القرآن پڑھانا شروع کر دیا ہے۔ اور مسلمانوں کو قرآن مجید اور نماز باقاعدہ پڑھنے کی طرف رغبت دلا رہا ہوں۔ جس کی وجہ سے بعض نوجوان اپنے سکول سے فارغ ہوتے ہی قاعدہ یسرنا القرآن پڑھنے کے لئے آتے رہے۔ ان کو نماز بھی یاد کراتا رہا۔

Golini کی بستی چونکہ شہر سے دو تین میل دور تھی۔ اس لئے آنے جانے کی ازحد تکلیف تھی۔ بالآخر بعض احمدی دوستوں سے مشورہ کر کے میں نے ان کو کہا کہ آپ ایک کمرہ تلاش کریں۔ چنانچہ جلدی ہی اس میں خدا کے فضل و کرم سے کامیابی ہوئی۔ اور ایک کمرہ مل گیا۔ اور ۸ اگست ۶۴ء کو یہاں رہائش اختیار کر لی۔ یہاں آتے ہی لوگوں سے زیادہ راہ و ربط ہو گیا۔ ایک دفعہ میں نے Kinango جانے کا ارادہ کیا۔ لوگوں نے مجھے کہا کہ آپ کا وہاں کوئی دوست ہے۔ میں نے کہا ایک مسلم مشنری کے سارے دوست ہوتے ہیں۔ بہرحال میں سفر پر گیا۔ جب میں بس سے اترا تو مارکیٹ کا رستہ پوچھنا شروع کیا۔ جو لوگ مجھے ملے وہ انگریزی بالکل نہ جانتے تھے۔ بالآخر میں نے گورنمنٹ کے دفاتر کی طرف چلنا شروع کر دیا۔ ابھی ایک کمرہ کے آگے سے ہی گزرا تھا کہ مجھے چند لوکل نوجوان ملے۔ ان کو میں نے السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ کہا۔ اور آگے چلنے کو تھا کہ مجھے کمرہ کے اندر سے زور سے آواز آئی۔ ھل انت مبشر من الجماعۃ الاحمدیۃ (کیا آپ جماعت احمدیہ کے مبلغ ہیں) میں نے ان کو مثبت میں جواب دیا۔ انہوں نے مجھے کمرہ میں بلا لیا۔ اور عربی میں گفتگو شروع ہوئی۔ آخر اس نوجوان نے خود بھی کچھ لٹریچر خریدا۔ اور دوسرے دفتر کے کلرکوں کو بلا کر لٹریچر فروخت کرایا۔ یہ نوجوان بعد میں پتہ لگا کہ احمدی ہے۔ اب تو اس نے چندہ بھی دینا شروع کر دیا ہے۔ اور اپنے ماحول میں تبلیغ بھی کر رہا ہے۔ خدا تعالیٰ اس نوجوان کا وجود لوگوں کے لئے ہدایت کا موجب بنائے آمین۔

جیسا کہ بیان ہو چکا ہے Kwale کی رہائش کے معاً بعد لوگوں سے تعلقات قائم ہونے شروع ہو گئے۔ ایک سعید الفطرت نوجوان مسٹر عثمان مجھے ملے۔ اور کہنے لگے۔ آج چار بجے شام میرے مکان پر آئیں۔ چنانچہ خاکسار حسب وعدہ ان کے مکان پر پہونچا۔ ان سے تبلیغی گفتگو کے علاوہ دوسرے حالات بھی پوچھے۔ جن سے معلوم ہوا کہ صاحب موصوف احمدیت کا کافی مطالعہ کر چکے ہیں اور نیک دل ہیں۔ میں نے پوچھا کیا آپ نماز باقاعدہ پڑھتے ہیں۔ کہنے لگے نہیں۔ میں نے کہا آپ نماز ضرور پڑھا کریں۔ چنانچہ انہوں نے نماز پڑھنے کا وعدہ کیا۔ اس کے بعد بھی گاہے بگاہے ان سے ملتا رہا۔ آخر کار ان کو بیعت فارم دے دیئے۔ اور ساتھ ہی ان کو بتلا دیا کہ جماعت احمدیہ میں چندہ دینا پڑتا ہے۔ اور دوسری دینی ذمہ واریاں مزید بر آں ہیں۔

ابھی مجھے ان کو بیعت فارم دیئے دو ہفتے ہوئے تھے کہ انہوں نے خواب میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنے گھر آتے دیکھا۔ اور انہوں نے حضور کو ایک کاغذ دینا چاہا۔ مگر اس پر لکھا ہوا کچھ نہیں تھا۔ جس کی وجہ سے حضور علیہ السلام واپس چلے گئے۔ اس کی تعبیر خود عثمان صاحب نے مجھے یہ بتائی کہ میں نے چونکہ بیعت فارم پر نہیں کیا۔ اس سے سیدنا احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام واپس چلے گئے۔ چنانچہ اس کے دو دن بعد بیعت فارم پر کر کے معہ اپنی فیملی احمدیت میں داخل ہو گئے الحمد للہ یہ نوجوان نہایت جوشیلے اور تبلیغ کا ازحد شوق رکھنے والے ہیں۔ اپنے علاقہ کے چیدہ چیدہ لوگوں کو تبلیغ کر رہے ہیں۔ اور چندہ میں نہایت باقاعدہ ہیں۔ مگر اب دوسرے علاقہ میں ان کا تبادلہ ہو چکا ہے۔ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ اس نوجوان کا وجود اسلام کے لئے مفید بنائے۔

قرب و جوار کے علاقوں کا دورہ کیا اور ۷۰ شلنگ کا لٹریچر فروخت بھی کیا۔ اس کا یہ اثر ہوا کہ مسلمان نوجوانوں میں بیداری پیدا ہو رہی ہے۔ اور ان میں سے بعض نے نہایت سنجیدگی سے ہمارے لٹریچر کا مطالعہ شروع کر دیا ہے۔ اور قرآن شریف کے سمجھنے کی جدوجہد کر رہے ہیں۔ اس رَو کے چلنے کی وجہ سے عیسائیت میں بے چینی بڑھ گئی اور اضطراب پیدا ہوا اس واسطے ان کے منادی بھی ہر جگہ چیختے چلاتے سنائی دینے لگے۔ ان علاقوں میں ہفتہ میں کم از کم ایک دن علاقے کے مرکزی مقام میں مارکیٹ ضرور لگتی ہے۔ ان میں دو تین عیسائی مناد آ کر کئی کئی گھنٹے لیکچر دیتے ہیں۔ ابھی تک یہ سلسلہ جاری ہے مگر بعض جگہوں میں ہمارے لٹریچر کی اشاعت کی وجہ سے مسلمانوں میں بیداری پیدا ہو رہی ہے۔ جس کی وجہ سے لوگوں کی توجہ صحیح اسلامی تعلیم دریافت کرنے کی طرف ہو رہی ہے۔ بعض جگہوں میں تو ہمارے احمدی احباب نے عیسائیت کا مقابلہ کرنا شروع کر دیا ہے۔ الحمد للہ۔ مثلاً ہفتہ میں ایک دفعہ وہاں مارکیٹ ہوتی ہے۔ میں وہاں جایا کرتا ہوں۔ لٹریچر تقسیم کرنے کے علاوہ فروخت بھی کیا کرتا ہوں۔ وہاں ہمارے ایک احمدی دوست نے جب دیکھا کہ مارکیٹ کے دن اب عیسائیوں نے اسلام پر کھلے بندوں حملے کرنے شروع کر دیئے ہیں۔ تو انہوں نے دفاعی طور پر لیکچر دینا شروع کر دیا جس سے مسلمان نوجوان طبقہ ان کا حامی ہو گیا۔ انہوں نے اپنے لیکچر میں مسلمانوں کو مشورہ دیا کہ اگر تم عیسائیت کا مقابلہ کرنا چاہتے ہو تو لٹریچر خرید کر ضرور پڑھیں۔ چنانچہ گزشتہ ہفتہ جب میں وہاں گیا۔ تو نوجوان طبقہ نے ہمارا لٹریچر خریدا۔

Kwale ممباسہ سے ۲۰ میل کے فاصلہ پر ہے۔ عیسائیت کا ہیڈ کوارٹر ممباسہ میں ہے۔ احمدیت کے اثر و نفوذ کی وجہ سے چند ہفتے ہوئے ہیڈ پادری ممباسہ سے Kwale میں یہاں کی عرب پبلک اور افریقن مسلمانوں کو ملنے کے لئے آیا۔ ہمارا ایک احمدی افریقن بھی اس کے ہمراہ تھا جب وہ آیا۔ تو اس احمدی دوست نے دور سے میری طرف اشارہ کر کے کہا کہ وہ ہمارے شیخ جا رہے ہیں۔ آپ ان سے بھی مل لیں کیونکہ آپ مسلمانوں کو یہاں ملنے کے لئے آئے ہیں۔ اس نے جواب دیا کہ میں ان سے تو بالکل ملنا نہیں چاہتا۔

احمدیہ سکول کے اجراء کی بھی عیسائیوں نے شدید مخالفت شروع کر دی ہے۔ دراصل اس علاقہ میں سکول کی ازحد ضرورت ہے۔ گورنمنٹ بھی یہ بار بار کہہ رہی ہے کہ ان علاقوں کے لوگ ان پڑھ ہیں۔ یہاں سکولوں کی اشد ضرورت ہے۔ ادھر پبلک بھی یہی کہہ رہی ہے کہ ان علاقوں میں ہمارے بچوں کی تعلیم کے لئے خاطر خواہ انتظام نہیں ہے۔

اب خدا کے فضل و کرم سے گورنمنٹ کینیا نے ہمارے مشن کا نام رجسٹرڈ کر دیا ہے۔ اور سکول کھولنے کی اجازت بھی مل چکی ہے۔ صرف معمولی دفتری کارروائی باقی ہے۔ جو عنقریب مکمل کر کے بفضلہ تعالیٰ سکول کی بنیاد رکھوا دی جائے گی

Kwale کا علاقہ دوسرے علاقوں سے ۱۲۰۰/۱۳۰۰ فٹ اونچا ہے۔ اس وجہ سے ٹھنڈی ہوائیں عام طور پر چلتی ہیں اور بارشیں ہوتی رہتی ہیں۔ نومبر میں دوسرے علاقوں سے سخت گرمی کی رپورٹیں آ رہی ہیں۔ مگر یہاں Kwale میں تقریباً ہر روز بارش ہو جاتی ہے۔ ہوا ٹھنڈی چلتی ہے گویا یہاں کا موسم معتدل ہے۔ اور سارا علاقہ تقریباً سرسبز ہے۔

شہرۂ آفاق سائنسدان ڈاکٹر عبدالسلام کی تازہ تھیوری

(از مکرم جنید ہاشمی صاحب)

لندن کے اخباروں میں یہ خبر چھپی ہے کہ شہرۂ آفاق پاکستانی سائنسدان ڈاکٹر عبدالسلام (احمدی) نے اپنی ایک نئی تھیوری کو حل کر لیا ہے۔ جس پر وہ بجا طور پر فخر کر سکتے ہیں۔

یہ نئی تھیوری کیا ہے؟ —— پچیس صفحوں پر باریک باریک لکھا ہوا ریاضی کا یہ مسئلہ سوائے جوہری فزکس کے جاننے والے معدودے چند بین الاقوامی پروفیسروں کے عوام الناس کی عقل سے بالا ہے۔ لیکن ان پچیس صفحوں پر دنیا کے قابل ترین نظریہ گروں کے پچھلے چند سالوں کی محنتِ شاقہ اور عرق ریزی کا حل پھیلا ہوا ہے۔

ڈاکٹر عبدالسلام کا یہ ایک ایسا نظریہ ہے جس نے ذیلی مرکزۂ جوہر کے منفی ذرات پر مشتمل مادہ کے رشتہ کا انضباط کر دیا ہے۔

عام زبان میں سمجھنے کے لئے "جوہری توانائی" کے متعلق تھوڑا بہت علم رکھنا ضروری ہے۔ تاہم اس نظریہ کو اردو میں بیان کرنے کی ایک سعیٔ ناتمام کرنے کی جرأت کرتا ہوں:۔

علم ہیئت میں "زمان و مکان" کا مسئلہ بڑی اہمیت اختیار کر گیا ہے۔ اگر اس کو حل کر لیا جائے۔ تو گویا زمان و مکان کے اسرارہائے سربستہ کا دروازہ کھل جائے گا۔ یعنی ذرات اور ان کے درمیان کام کرنے والی قوتوں کے بارے میں حیرت انگیز انکشافات رونما ہو جائیں گے۔ بالفاظ دیگر آئن سٹائن کا مسئلہ اضافت جو اس وقت تک محض ایک "خیال" یا "واہمہ" کی صورت میں ہے "حقیقت" یا "نظریہ" بن جائے گا۔ یہی وہ الجھن تھی جس کو ڈاکٹر عبدالسلام نے حل کر دیا ہے۔

دنیائے فزکس کے ماہرین ان ذرات کے خواص معلوم کرنے کے لئے مجنونانہ حد تک مصروفِ عمل تھے۔ بلکہ بعض چوٹی کے سائنس دان ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کے لئے چند دنوں کے فرق سے پہلے نتائج نکالنے کا دعوے کر رہے تھے۔ اسی تگ ودو کے دوران ڈاکٹر عبدالسلام نے سب سے پہلے شہرۂ آفاق امریکن ماہر ہیئت ڈاکٹر رابرٹ اوپن ہائیمر کی زیر صدارت سائنس دانوں کے ایک اجلاس میں اپنا نظریہ حل کر کے دکھایا۔ انہوں نے اس مسئلہ کی طویل مساوات کو حل کرنے کے لئے ۴۵ منٹ میں دو بلیک بورڈ بارہ [12] دفعہ چاک سے بھرے اور صحیح جواب نکال کر دکھایا۔

ڈاکٹر عبدالسلام نے اس مسئلہ کو حل کرنے کا کام زیادہ تر امپیریل کالج لندن اور بین الاقوامی ایٹمی توانائی ایجنسی واقع ٹریسٹ میں کیا ہے۔ اور یہ اپنے ایک استاد پروفیسر نکولس کیمر کے شائع شدہ مقالہ ۱۹۳۹ء پر مزید تحقیقات کا نتیجہ ہے۔

یہ مسئلہ کیا ہے؟ اور اس کی کیا اہمیت و قدر ہے؟ صرف سائنس دان اور ماہرین ریاضی ہی اس کا صحیح اندازہ کر سکتے ہیں۔

بلحاظ عام معلومات اتنا سمجھنا چاہیئے کہ "بنیادی ذرات" جن پر کوئی ایٹم مشتمل ہوتا ہے کے متعلق مشکل یہ ہے۔ کہ وہ "خرگوش کے بچوں کی طرح "پیدا ہوتے جاتے ہیں۔ پچھلے دس سالوں سے ایٹم کو چیر پھاڑ کر دیکھنے سے ثابت ہوا ہے کہ یہ بنیادی ذرات تعداد میں کم از کم ایک سَو ہیں۔

انیسویں صدی میں کیمیاوی عناصر کے تجزیہ پر مشتمل ایک "ادواتی جدول" ترتیب دی گئی۔ عناصر کو اس جدول کے ساتھ منطبق کرنے پر معلوم ہوا۔ کہ ان کے کیمیاوی خواص ایک خاص نقشے یا ٹھپے کے مطابق ظہور پذیر ہوتے ہیں۔ اور جہاں کوئی وقفہ پڑتا ہے۔ وہاں ایک نئے عنصر کا ظہور ہو جاتا ہے۔ جس کے خواص قبل از وقت بھی متعین کئے جا سکتے ہیں۔

اس بارہ میں موجودہ تحقیق شدہ نظریوں میں سے ڈاکٹر عبدالسلام کا سب سے زیادہ ترقی یافتہ نظریہ ہے۔ جس نے ذیلی جوہری ہیئت کو ایک منظم و منضبط شکل دے دی ہے۔

۱۹۶۱ء میں گیل مان اور نیمین نے "اکائی تناسب" کا نظریہ پیش کیا۔ یعنی انہوں نے کہا کہ بعض ذرات کے سیٹ ایک خاص ترتیب میں اپنی اپنی خاصیتوں کے لحاظ سے اکٹھے کئے جا سکتے ہیں۔ مثلاً ایسے ذرات جن میں برقی مقدار ہو ایک گروپ میں رکھے جا سکتے ہیں۔ ایسے خاکے یا نقشے متعدد ے (MULTIPULETS) کہلاتے ہیں۔

اس سسٹم یا قاعدے کو انیسویں صدی کے الجبرا میں SU (۳) کے نام سے موسوم کیا گیا تھا۔ اس قاعدہ کے ذریعہ اُس نئے پیدا ہونے والے ذرہ کو دریافت کیا جا سکتا تھا جو مثلاً ۱۰ کا متعددہ ہو سکتا ہے۔ اس کا نام اومیگا مائنس (OMEGA-MINUS) ہے پچھلے سال ہی دریافت ہوا۔

تاہم۔ اگرچہ SU (۳) نے ذرات کو بلحاظ برقی مقدار کے ایک ضابطہ میں پرو دیا تھا۔ اور یہ برقی مقدار ایک داخلی یا اندرونی خاصیت ہے جو ذرہ کے اندر ہوتی ہے۔ حالانکہ ہر ذرہ کی ایک بیرونی یا خارجی خاصیت بھی ہوتی ہے مثلاً اس کا متحرک ہونا۔ گھومنا۔ اور چکر کھانا وغیرہ۔ گویا کہ SU (۳) میں اس کا ذکر نہ تھا۔

اومیگا مائنس اپنے متعددوں میں کے دیگر نو ذرات کی طرح ایک مخصوص حد رفتار کے ساتھ حرکت کرتا ہے۔ پروٹون اور دوسرے سات ذرات بھی اپنے متعددوں میں ایک خاص حد رفتار سے چکر کاٹتا ہے۔ پس مسئلہ زیر دریافت یہ تھا کہ ذرات کو کس طرح ایک باضابطہ سلسلہ میں پرو دیا جائے؟

اس مسئلہ کے جواب کا ایک حصہ اطالوی سائنسدان ریڈی کاٹی۔ ترکی سائنسدان گرسی اور ایک جاپانی سائنسدان سکیتا نے آگے بڑھایا۔ جو SU (٦) کے نام سے موسوم ہوا۔ ان کا یہ نظریہ نوبل پرائز ۱۹۳۷ء حاصل کرنے والے یوجین ویگنر کے نظریہ پر مبنی تھا۔ جنہوں نے ایٹمی مرکزے کی ساخت پر تحقیق کی تھی۔ انہوں نے متعددے اور ماورا متعددے کو باہمی گروپوں میں ایک جدول کی صورت میں پیش کیا تھا۔ گویا ذرات کے داخلی خواص (مقدار) اور خارجی خواص (حرکت) بیک وقت ایک ہی گنتی میں شمار ہو سکتے تھے۔

اِس SU (٦) تھیوری کو بڑی کامیابی حاصل ہوئی۔ لیکن اس میں بھی ایک بڑا نقص تسلیم کیا جاتا تھا۔ اور وہ یہ کہ اس طرح صرف ان ذرات کو گنا جا سکتا ہے جو سکون یا آرام کی حالت میں ہوں۔ ویگنر کو بوجہ اس کے کہ وہ خود "ایٹمی مرکزہ" پر کام کر رہے تھے۔ اور ایٹمی مرکزہ کے ذرات تیز رفتاری سے متحرک نہیں ہوتے۔ اس لئے متحرک ذرات پر توجہ دینا ان کے دائرۂ عمل سے باہر تھا۔ ذیلی ایٹمی ذرات اپنے معمول پر بھی انتہائی تیز رفتاری سے گھوم رہے ہوتے ہیں۔ اس لئے ضروری تھا کہ کوئی ایسا نظریہ قائم کیا جائے تو آئن سٹائن کے "خاص نظریۂ اضافت" کے اثرات کا بھی احاطہ کر سکے۔

پس ڈاکٹر عبدالسلام کی کامیابی کا راز یہ ہے کہ انہوں نے الجبراء کو مزید وسعت دی اور ایک ایسا حسابی مسئلہ ایجاد کیا جو ذرات کے داخلی اور خارجی خواص کو بیک وقت بتا سکتا ہے۔ یعنی وہ طریقہ بتایا جس طریق پر یہ ذرات آئن سٹائن کے نظریہ کے ماتحت مختلف شکلیں اختیار کرتے ہیں۔ اس مسئلہ کو انہوں نے SU (۱۲) کا نام دیا ہے۔

عملی تجربات کی شرائط کے لحاظ سے ڈاکٹر عبدالسلام کا نظریہ اس لحاظ سے SU (٦) سے قدرے مختلف نہیں کہ بعض ذرات مجبور نہیں۔ کہ وہ ضرور ایک مخصوص نہج پر پیدا ہوں۔ یا خاص رویّہ اختیار کریں۔ (یہ تو خالق و باری ہستی کے اختیار میں ہے جس طرح چاہتا ہے پیدا کرتا ہے) تاہم وہ ایسا کر بھی سکتے ہیں۔

سائنسدانوں کے نزدیک ڈاکٹر صاحب موصوف کے نظریہ کی بڑی کشش یہ ہے کہ بجائے "نامکمل نظریات" یا "عملی اصول" کے یہ نظریہ ایک مدلّل اور مربوط تھیوری ہے۔ اور آسانی سے سمجھ میں آ جاتی ہے۔ اسی لئے اس انکشاف پر تبصرہ کرتے ہوئے میتھیو نے ردّ عمل کے طور پر کہا تھا۔ کہ

"اب یہ مسئلہ کتنا آسان اور شستہ معلوم ہوتا ہے!
تم بھی سوچتے ہو۔ میں بھی سوچتا ہوں۔ لیکن تمہارے نوّے فی صد خیال غلط نکلتے ہیں۔
لیکن میرے ننانوے غلط ثابت ہوتے ہیں!" ❖

درخواستِ دعا ●

میرا لڑکا عزیز منور احمد ۲۴ ماہ حال کو کراچی سے بذریعہ ہوائی جہاز عازم انگلستان ہو رہا ہے۔

احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اس کو بخیریت منزل مقصود پر پہنچائے اور خدمات سلسلہ کی بھی توفیق عطا فرمائے۔

(علی محمد بی۔ اے۔ بی ٹی۔ ربوہ)

وادئ قمران کے صحائف کے متعلق کچھ مزید باتیں

(از مکرم شیخ عبدالقادر صاحب لاہور)

الفضل کی ایک گذشتہ اشاعت میں ایک خیالی افسانہ بعنوان "خرابہ قمران کے صحیفے" کے عنوان سے شائع ہوا ہے۔ مضمون قابل قدر ہے اور وادیٔ قمران کے نوشتوں کا ایک عمدہ تعارف ہے۔ مزید مطالعہ اور تحقیق کے لئے بعض باتیں عرض خدمت ہیں۔

۱۔ پیتل کے پتروں پر جو سکرول ملا ہے وہ آرامی زبان میں ہے۔ اس میں بائیبل کی عبارات درج نہیں۔ بلکہ ہیکل کے خزائن کی تفاصیل ہیں۔ کہ وہ کہاں کہاں دفن ہیں۔ اس کا ترجمہ جان مارکو الیگرو نے مندرجہ ذیل نام سے شائع کیا ہے:۔

J.M. Allegro, The Treasure of the Copper Scroll, New York and London, 1960

یہ کتاب پنجاب پبلک لائبریری میں موجود ہے۔ احباب استفادہ کر سکتے ہیں۔

۲۔ غار نمبر ۱ کے مسودات موسوی دور کے نہیں ہیں۔ بلکہ پہلی صدی قبل مسیح سے لے کر پہلی صدی عیسوی کے زمانہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے کئی ایک تراجم شائع ہو چکے ہیں۔ خلافت لائبریری میں ڈپونٹ سومر ڈل میڈیکو اور ملر بروز کا ترجمہ موجود ہے۔ علماء سلسلہ ان سے خاطر خواہ فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

۳۔ غار نمبر ۱ سے تورات کی پہلی کتاب پیدائش کی طرز پر لکھا ہوا جو آرامی صحیفہ ملا ہے اس کے ایک حصہ کا ترجمہ مذکورہ دو کتابوں میں موجود ہے۔ اس صحیفہ کی خصوصیت یہ ہے۔ کہ ڈل میڈیکو کی تحقیق کے مطابق اس میں عرب کو بھی ارض موعود میں شامل کیا گیا ہے اور حضرت "ہاجرہ" کے متعلق لکھا ہے کہ وہ ایک مصری شہزادی تھیں۔ یہ صحیفہ غار نمبر ۲ سے نہیں بلکہ غار نمبر ۱ سے ملا ہے۔

۴۔ وادیٔ قمران کی گیارہ غاریں جن سے مختلف صحائف ملے شرق اردن میں ہیں۔ اسرائیل کے علاقہ کی غاروں سے بھی صحیفے ملے ہیں۔

۵۔ غار نمبر ۱ سے ۳۷ عبرانی نظمیں ملی ہیں۔ جن میں ایک فرستادہ حق لوگوں کو مخاطب ہے۔ اس فرستادہ حق کو موت کے منہ میں دھکیل دیا گیا۔

وہ گہری بے ہوشی میں ڈوب گیا۔ لیکن اس کا دل قوی رہا۔ موت پر وہ غالب آگیا۔ اپنے

وطن سے وہ ہجرت کر گیا۔ عبرانی نظموں میں یہ مضمون بتکرار بیان ہوا ہے۔

فرستادہ حق کون ہے؟ یہ سوال عصر حاضر کے سکالرز میں موضوع بحث ہے۔ کیمرج کے ڈاکٹر ٹکیشر کا نظریہ یہ ہے کہ یہ نظمیں ابتدائی عیسائیوں کی ہیں۔ انہوں اپنے آقا حضرت مسیح علیہ السلام کی طرف یہ منسوب کی ہیں۔ فرستادہ حق یا صادق استاد سے مراد حضرت مسیح علیہ السلام ہیں۔

نصیبین و عدلیبہ کی سریانی کلیسیا سے تعلق رکھنے والا ایک صحیفہ، صحائف قمران سے چالیس سال قبل مل چکا ہے۔ اس میں قرن اول کے عیسائیوں کی ۴۲ نظمیں شامل ہیں۔ انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا میں لکھا ہے۔ کہ سریانی صحیفہ اور صحائف قمران کی نظمیں بہت مشابہ ہیں۔ سریانی صحیفہ کی نظموں میں حضرت مسیح علیہ السلام دنیا سے مخاطب ہیں۔ ان کا مضمون بھی وہی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے موت کے منہ میں سے بچا لیا۔ میں ان اسیر قبائل کے پاس پہنچا جو منتشر ہیں۔ وہ میرے ارد گرد جمع ہو گئے۔ اس صحیفہ کی نظمیں یقینی طور پر ابتدائی عیسائیوں کی ہیں۔ ان میں حضرت مسیح علیہ السلام کا نام اور ابتدائی عیسائی عقائد کا ذکر ہے۔ صحائف قمران میں ہادیٔ برحق کی شخصیت مخفی ہے اور سریانی صحیفہ میں عیاں۔

گویا اب یہ امر واضح ہو چکا ہے۔ کہ وہ فرستادہ حق کون ہے؟ اس نکتہ نظر سے صحائف قمران کے گہرے مطالعہ کی ضرورت ہے۔ ؏

صلائے عام ہے یاران نکتہ داں کے لئے

وصایا کی تکمیل کے لئے عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ توجہ فرمائیں

وصیت دو طرفہ معاہدہ ہے۔ یک طرفہ نہیں اور چونکہ صدر انجمن احمدیہ ہر وصیت کو منظور کرنے کی پابند نہیں۔ اس لئے حصہ آمد کے ہر موصی کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ چاہے تو تاریخ تحریر وصیت سے حصہ آمد کی ادائیگی شروع کرے۔ اور چاہے تو تاریخ منظوری وصیت سے حصہ آمد کی ادائیگی جاری کرے۔ لیکن یہ ضروری ہے کہ وصیت لکھتے وقت اس بات کا اظہار کر دیا جاتے کہ کس تاریخ سے حصہ آمد کی ادائیگی شروع ہوگی۔

۱۔ اگر وصیت کنندہ تاریخ تحریر وصیت سے اپنی وصیت منظوری کے لئے پیش کرے تو اس کی وصیت اسی تاریخ سے سمجھی جائے گی اور حصہ آمد کی ادائیگی بھی اس پر اسی تاریخ سے واجب ہوگی۔ اور اگر خدانخواستہ وصیت کی منظوری سے قبل وہ فوت ہو جائے تو اس کی وصیت پر منظور کرنے کے لئے غور کیا جائے گا۔ اور صدر انجمن احمدیہ کے قواعد کے مطابق قابل منظوری ہونے کی صورت میں منظور کر لی جائیگی۔

۲۔ لیکن اگر وصیت کنندہ تاریخ منظوری وصیت سے اپنی وصیت منظوری کے لئے پیش کرے تو حصہ آمد کی ادائیگی اس پر تاریخ منظوری وصیت سے واجب ہوگی۔ اور اگر وہ خدانخواستہ وصیت کی منظوری سے قبل فوت ہو جائے۔ تو ایسی صورت میں اس کی وصیت پر منظور کرنے کے لئے غور ہی نہیں کیا جاتا۔ کیونکہ وصیت کنندہ نے خود ہی جس تاریخ سے اپنی وصیت کے نفاذ کا ارادہ کیا تھا اس سے قبل ہی وہ فوت ہو گیا۔ اور بعد از وفات ایسی وصیت کی منظوری کا مطالبہ نہیں کیا جا سکتا۔

پس وصیت کنندگان مندرجہ بالا قاعدہ کی روشنی میں اپنی وصیتیں تحریر کر کے منظوری کے لئے بھجوائیں۔ اور اس بات کا واضح طور پر اظہار کریں کہ وہ کس تاریخ سے اپنی وصیت منظور کرانا چاہتے ہیں۔ تاریخ تحریر وصیت سے یا تاریخ منظوری وصیت سے۔

عہدہ داران جماعتہائے احمدیہ بالخصوص سیکرٹری صاحبان وصایا۔ اس قاعدہ کو مدنظر رکھیں۔ اور جہاں تک ممکن ہو۔ دیکھ لیا کریں کہ وصیت اس قاعدہ کے لحاظ سے مکمل ہے۔ اس کے متعلق مفصل اعلانات اخبار الفضل مجریہ ۲۸ جولائی، ۵ اگست، ۲۸ اگست اور ۲۴ نومبر ۱۹۶۴ء میں کئے جا چکے ہیں۔ لیکن بعض وصایا اس لحاظ سے پھر بھی نامکمل ہوتی ہیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

الفضل کا خاص نمبر

الفضل کا ایک خاص نمبر "یوم مسیح موعود" کی مبارک تقریب پر شائع کیا جا رہا ہے جس میں محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس ناظر اصلاح و ارشاد کی وہ مبسوط تقریر کتابی صورت میں شائع کی جا رہی ہے، جو آپ نے اس دفعہ جلسہ سالانہ کے موقع پر صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے موضوع پر فرمائی تھی۔ جو جماعتیں یا احباب یا ایجنٹ حضرات اس خاص نمبر کی زائد کاپیاں خریدنا چاہیں وہ دفتر الفضل کو ۲۵ مارچ تک مطلع فرما دیں۔ یہ خاص نمبر ۳۲ صفحات پر مشتمل ہوگا۔ اور اس کی قیمت فی پرچہ ۵۰ پیسے ہوگی۔ (مینیجر الفضل ربوہ)

آخری زمانہ کی ایک علامت ڈاڑھی منڈانا ہے

ڈاڑھی رکھنا شعار اسلامی میں داخل ہے اور ایک سچے مسلمان کو ڈاڑھی رکھنا ضروری ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:-

"قصّوا الشوارب واعفوا اللحیٰ"۔ کہ مونچھوں کو کم کرو اور ڈاڑھیاں بڑھاؤ۔"

چنانچہ صحابہ کرام ڈاڑھیاں رکھتے تھے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی تعمیل کرتے تھے۔ مگر آخری زمانہ جس میں سے ہم گذر رہے ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی تعمیل نہیں ہو رہی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ فرماتے ہیں:-

"ایک علامت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس وقت کے تمدن کی یہ بتائی ہے کہ مرد عورتوں کی طرح زینت کریں گے۔ اور ان کی شکلیں اختیار کریں گے۔ (حذیفہ ابن یمانؓ۔ حلیہ ابونعیمؒ) یہ تغیرات بھی پیدا ہو چکے ہیں۔ دُنیا کا اکثر حصہ ڈاڑھیاں منڈا کر عورتوں سے مشابہت اختیار کر رہا ہے۔ کسی وقت ڈاڑھی مرد کے لئے زینت سمجھی جاتی تھی۔ اور مسلمانوں کے لئے تو باتباع رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اسلامی شعار تھی۔ وہ اب اکثر چہروں سے غائب نظر آتی ہے۔ بلکہ ایسے لوگ بھی جن کو عالم اسلام میں بہت کچھ دینی وقعت دی جاتی ہے۔ اُسکی مونڈ دینے ہی میں اپنے چہروں کی زینت پاتے ہیں۔" (دعوت الامیر صـ۸۶)

ہمارے احباب کو چاہیئے۔ کہ وہ سلسلہ احمدیہ میں منسلک ہو کر شعار اسلامی کو اختیار کریں۔ اور اسلام کا صحیح نمونہ قائم کریں۔ مربیان سلسلہ احمدیہ ان امور کی نگرانی کریں۔ اور عمدہ مثال قائم کی جائے۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

ایک کارِ خیر

جماعت احمدیہ سیالکوٹ۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے گذشتہ دو اڑھائی سال سے تعلیم الاسلام کالج گھٹیالیاں کے ایک طالب علم کی فیس مبلغ ۔/۶ روپے اپنے فنڈ میں سے ادا کر رہی ہے۔ محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ سیالکوٹ کی تحریک پر بہت سے دوستوں نے اس سلسلے میں ایک ایک طالب علم کی مکمل یا نصف امداد کا وعدہ فرمایا ہے۔

اب اس ضمن میں جناب چودھری محمد نذیر صاحب سمن آباد۔ لاہور نے مبلغ یکصد روپیہ ۔/۱۰۰ ایک طالب علم کے سالانہ فیس کے طور پر ادا فرمایا ہے۔ اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر دے اور ان کے اموال اور ایمان میں برکت دے۔

خاکسار کی دیگر احباب سے بھی گذارش ہے۔ کہ وہ اس پسماندہ علاقے کے طلباء کو ابھارنے اور علمی پیدا کرنے کے لئے آگے آئیں اور عملی طور پر اس علاقے کے طلباء کی دعاؤں کے مستحق بنیں۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج گھٹیالیاں)

شکریہ احباب

۱۔ حضرت قبلہ ام مولوی عبدالحق صاحبؓ بدوملہوی کی وفات پر احباب کرام نے بالمشافہ عزیزم رشید احمد ربوہ میں اور عزیزہ بہن سکینہ بی بی صاحبہ سے اور بذریعہ خطوط خاکسار ذرا فتادہ سے تعزیت وہمدردی واخوت مومنانہ کا اظہار فرمایا ہے۔ مَیں اُن سب اخوان واخوات کا تہ دل سے ممنون ہوں۔ اپنی طرف سے اور اپنے تمام اعزہ کی طرف سے درخواست کرتا ہوں کہ احباب ہمارے لئے مزید دعا فرما دیں اللہ تعالےٰ اُن بابرکت دعاؤں کی تاثیرات کو برابر جاری فرما دے۔ جو حضرت قبلہ امؓ ہمارے لئے کرتے رہے تھے۔

(خاکسار۔ غلام احمد بدوملہوی انچارج مشن گیمبیا)

۲۔ میرے بھائی لیاقت علی مرحوم متعلم گورنمنٹ کالج لاہور کی ناگہانی موت پر (جو کہ دریائے راوی پر کشتی رانی کرتے ہوئے ڈوب گیا تھا اور نعش گیارہ روز بعد ملی تھی) متعدد احباب کے تعزیت کے خطوط موصول ہوئے ہیں۔ جن کا فرداً فرداً جواب نہیں دے سکا۔ ان احباب کی ہمدردی کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

(مبارک علی گلوب ٹمبر کارپوریشن نیو ٹمبر مارکیٹ راوی روڈ لاہور)

تعمیر مساجد ممالک بیرون صدقہ جاریہ ہے

(۱۸ ۱۱/۶۴ تا ۳۰ ۱۱/۶۴)

اس صدقہ جاریہ میں جن مخلصین نے بیس روپیہ یا اس سے زائد حصہ لیا ہے ان کے اسماء گرامی معہ ان کی مالی قربانیوں کے درج ذیل ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرت۔ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نمبر	نام	رقم	
۷۲۱	مکرم جناب محمد بشیر صاحب ڈسپنسر سول ہسپتال بھمبر آزاد کشمیر	۲۳ — ۰۰	روپے
۷۲۲	محترمہ سیدہ نذیرہ بیگم صاحبہ بیوہ سید محمد احمد صاحب باہری دارالرحمت ربوہ	۳۰ — ۰۰	"
۷۲۳	مکرم سید سہیل احمد صاحب سول سروس کشتیہ مشرقی پاکستان	۵۶ — ۰۰	"
۷۲۴	محترمہ بیگم صاحبہ چوہدری غلام اللہ صاحب ۲۶/ج گلبرگ لاہور	۱۵۰ — ۰۰	"
۷۲۵	احباب جماعت احمدیہ گوئٹہ بذریعہ مکرم شیخ محمد حنیف صاحب	۳۳ — ۰۰	"
۷۲۶	" " شیخوپورہ " حکیم مرغوب اللہ صاحب	۳۸ — ۰۰	"
۷۲۷	مکرم جناب غفور احمد صاحب چک ۴۵ مرڑ ضلع شیخوپورہ	۲۵ — ۰۰	"
۷۲۸	مکرم جناب محمد یوسف صاحب بریلوی دارالصدر غربی ربوہ منجانب پسر محمد منور احمد صاحب مرحوم	۲۵ — ۰۰	"
۷۲۹	محترمہ ڈاکٹر تنویر السلام صاحبہ بنت ڈاکٹر جلال الدین صاحب کراچی	۵۰ — ۰۰	"
۷۳۰	محترمہ بیگم صاحبہ کرنل قمر عطاء اللہ صاحب لاہور	۲۰۰ — ۰۰	"
۷۳۱	احباب جماعت احمدیہ وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ بذریعہ مکرم حکیم شمیم حسین صاحب	۷۸ — ۰۰	"
۷۳۲	محترمہ زاہدہ پروین صاحبہ بنت مکرم حافظ عبدالسلام صاحب وکیل المال ربوہ	۲۰ — ۰۰	"

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

موجودہ پتہ درکار ہے

۱۔ مکرم سید محبوب علی شاہ صاحب موصی ۱۵۲۲۳ ولد میر حسن شاہ صاحب سابق ساکن مکان ۲۵۸/ گلی ۱۳ توپخانہ بازار لاہور چھاؤنی کا موجودہ پتہ درکار ہے۔ اگر کسی دوست کو ان کے موجودہ پتہ کا علم ہو یا موصی خود یہ اعلان پڑھیں تو فوری طور پر دفتر ہذا کو مطلع فرما کر ممنون فرمائیں۔

۲۔ مکرم راجہ منظور احمد صاحب ڈرائنگ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول سرگودھا وصیت ۱۵۰۷۵ ولد راجہ غلام مصطفےٰ صاحب کا موجودہ پتہ درکار ہے۔ اگر کسی صاحب کو ان کے موجودہ پتہ کا علم ہو یا موصی خود یہ اعلان پڑھیں تو دفتر ہذا کو مطلع فرما کر ممنون فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نیوی میں مستقل کمشن

ابتدائی تنخواہ ۔/۵۰۰۔ کِٹ الاؤنس۔ ڈسٹربنس پے و دیگر الاؤنسز علاوہ نیز ٹریننگ گرانٹ ۔/۵۰۰، یکمشت۔ شرائط:- انجنیئرنگ ڈگری۔ عمر ۵/۶۵ کو ½ ۲۳

درخواستیں مجوزہ فارم میں ۴/۶۵ ۱۵ تک بنام نیول ہیڈکوارٹرس (سی اینڈ ڈبلیو) کراچی۔ فارم کسی دفتر بھرتی سے لیں۔ (پ۔ٹ ۳/۶۵ ۱۳)

(ناظر تعلیم)

ولادت

میرے ماموں زاد بھائی محمد اکبر صاحب کو اللہ تعالےٰ نے شادی سے بارہ سال کے بعد پانچ لڑکیوں کے بعد پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ الحمدللہ

نومولود کا نام عبدالقیوم تجویز ہوا ہے۔ پچھلے سال بھی ان کے ہاں لڑکا تولد ہوا تھا لیکن چند ایام کے بعد ہی فوت ہو گیا۔

احباب سے نومولود کی درازیٔ عمر اور خادمِ دین اور اسم بامسمیٰ ہونے کے لئے درخواستِ دُعا ہے۔

(محمد نواز مومن۔ ربوہ)

درخواستِ دعا:- میرے ماموں جان مکرم ڈاکٹر سید عبداللہ صاحب ترکی بعارضہ ٹائیفائیڈ قریباً چھ دن سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواستِ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے شفائے کامل دے۔ (سیدہ ماہ رُخ پروین بنت سید بشیر احمد شاہ گوبند ربوہ)

وصایا

ضروری نوٹ ۱۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جاری ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ۱۵ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مثل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کی منظوری تک وصیت کنندہ اگر چاہے تو اس عرصہ میں چندہ عام ادا کرتا رہے مگر بہتر یہی ہے کہ وہ حصہ آمد ادا کرے کیونکہ وہ وصیت کی نیت کر چکا ہے۔

وصیت کنندگان۔ سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مثل نمبر ۱۷۶۳۴:۔ میں محمود احمد ولد چوہدری محمد دیوان صاحب جٹ قوم کاہلوں پیشہ تجارت عمر ۴۱ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن جہانیاں منڈی ڈاک خانہ خاص ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۶۴/۹/۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے میرا گزارہ ماہوار وسالانہ آمد بصورت تجارت اور زمینداره ہے بطور تجارت ایک صد روپیہ ماہوار ہے اور تقریباً ایک مربع اراضی سے چک ۱۴۵/۱۰۔آر بعد وضع حصہ شاملی تقریباً سولہ صد روپیہ آمد ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار وسالانہ آمدنی کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد زندگی میں پیدا کروں تو اس کی اطلاع بھی مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے قابل نفاذ ہوگی۔ العبد محمود احمد بقلم خود۔ زمیندار آئرن سٹور جہانیاں ضلع ملتان۔ گواہ شد محمد ابراہیم انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد نثار احمد ولد چوہدری اللہ بخش صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ جہانیاں ضلع ملتان۔

مثل نمبر ۱۷۶۳۸:۔ میں سیدہ میمونہ بیگم زوجہ قریشی عطاء المنان صاحب قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۳۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن حلقہ ڈرگ روڈ کالونی کراچی نمبر ۲۵ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۶۳/۴/۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حق مہر بذمہ خاوند مبلغ ۵۰۰/- روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر کوئی جائداد اپنی زندگی میں پیدا کروں تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میرے پاس کوئی زیور نہیں اور نہ ہی کوئی ذریعہ آمد ہے اگر کسی وقت کوئی آمدنی ہوئی تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کو بحق صدر انجمن احمدیہ ادا کرتی رہوں گی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامتہ۔ سیدہ میمونہ بیگم گواہ شد بشیر احمد سیال سیکرٹری وصایا حلقہ ڈرگ روڈ کراچی نمبر ۸۔ گواہ شد قریشی عطاء المنان بقلم خود کوارٹر نمبر ۵/۱۳ ڈرگ روڈ کالونی کراچی نمبر ۲۵۔

نوٹ: وصیت میں تحریر کردہ جائداد حق مہر مبلغ ۵۰۰/- روپے اس کے حصہ وصیت کی ادائیگی میرے ذمہ ہے (سعید قریشی عطاء المنان بقلم خود۔ گواہ شد بشیر احمد سیال۔ گواہ شد محمد ابراہیم انسپکٹر وصایا۔ حال کراچی۔ ۶۳/۴/۶

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کا فلسفہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایک ۴۴ سال پہلے کی ڈائری

مورخہ ۲۲ نومبر ۱۹۲۱ء کو بعد نماز عصر ایک سائل نے عرض کیا کہ قرآن کریم میں آتا ہے اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا (قرآن مجید کی اس آیہ کریمہ کی رو سے) جب اللہ تعالیٰ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج رہا ہے تو ہمارا درود بھیجنا تحصیل حاصل ہے۔ اس کے جواب میں حضور نے فرمایا:۔

"ہمارا درود بھیجنا تحصیل حاصل نہیں خدا تعالیٰ رزاق ہے ہم مانتے ہیں، مگر ہم خیرات کرتے ہیں۔ کیا ہمارا فعل تحصیل حاصل ہوتا ہے؟ نہیں کیونکہ اس طرح ہم خدا تعالیٰ کی صفات کے اظہار کے لئے آلہ بنتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کی رحیمیت ہمیں بھی اپنے اندر شامل کر لیتی ہے۔ دیکھئے کسی شخص کا بچہ کھیل رہا ہو باپ کو اپنے بیٹے سے محبت ہوتی ہے۔ اگر ہم کہہ دیں کہ اس کو مٹھائی دے دو تو گو مٹھائی کبھی باپ ہی کی ہو مگر اس کو خوشی ضرور ہوتی ہے اور وہ ہم سے بھی محبت کرتا ہے۔ پس یہ تحصیل حاصل نہیں اس طرح جو فعل خدا تعالیٰ کرتا ہے ہم بھی وہ فعل کر کے خدا کے فضل کے مستحق بنتے ہیں

دوسرے مدارج میں فرق ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ درود بھیجتا ہے تو اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے درجہ سے ترقی کر کے اور درجہ میں پہنچ جاتے ہیں۔ اگر علم پر ہی مدار ہو تو یصلون کے صیغہ میں دوام پایا جاتا ہے کہ یہ کام ہوتا رہتا ہے یا یہ کہ خدا درود بھیجتا رہتا ہے۔ پس جب خدا کو تیرہ سو برس ہی نہیں۔ ازل میں ہی علم تھا کہ رسول کریمؐ کے درجات کی کیا حد ہے۔ تو خدا تعالیٰ ایک ہی دفعہ آنحضرتؐ پر رحمت نازل کر کے اس درجہ پر پہنچا دیتا۔ مگر اس یصلون سے ظاہر ہے کہ یہ کام ہوتا رہتا ہے اور رسول اللہؐ کے مدارج دمبدم بڑھ رہے ہیں۔ اس لئے جب بندے بھی خدا کے اس فعل میں شامل ہوتے ہیں تو رسول کریمؐ کے مدارج میں اور ترقی ہوتی ہے مگر خدا تعالیٰ اپنے بندوں سے پیچھے رہنا نہیں چاہتا۔ اس لئے اور برکات جو پہلی برکات سے زیادہ ہوتی ہیں۔ رسول کریمؐ پر نازل فرماتا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیمؐ کو دیکھئے خدا رحمانیت کے ماتحت بندے پر فضل کرتا ہے۔ پھر بندہ رحیمیت کے ماتحت جب اور فضل حاصل کرتا ہے تو اس وقت خدا کی رحمانیت پیچھے نہیں رہتی۔ بلکہ بندے کو اور اٹھاتی ہے۔ خدا کی رحمانیت ایک ہی دفعہ کام نہیں کر چکی بلکہ ہر وقت کرتی رہتی ہے جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر اچھے کام سے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیمؐ پڑھو اگر نہ پڑھی جائے تو وہ کام اقطع اور ابتر ہے، پس اس رحمانیت اور رحیمیت کا ایک تسلسل چلتا ہے۔ پہلے رحمانیت سے بندہ فیض پاتا ہے۔ پھر رحیمیت کے ماتحت بڑھتا ہے۔ پھر خدا تعالیٰ نئے سرے سے رحمانیت کا پرتو ڈالتا ہے اور پھر بندہ رحیمیت سے قدم بڑھاتا ہے اسی طرح یہ سلسلہ چلا جاتا ہے۔ اسی طرح درود کا سلسلہ ہے کہ خدا تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت بھیجتا ہے اس سے آنحضرتؐ کے موجودہ درجہ میں ترقی ہوتی ہے اور پھر بندہ درود بھیجتا ہے اور اب آپ اس ترقی یافتہ درجہ پر عروج کرتے ہیں۔ پھر خدا اس سے اور زیادہ کرتا ہے پھر بندہ اپنے محسن کے لئے دعا کرتا ہے اور آپ کا درجہ بڑھتا ہے پھر خدا اپنے پیارے پر اور رحمت نازل فرماتا ہے"

(الفضل ۵ جنوری ۱۹۲۲ء)

محمد پر ہماری جاں فدا ہے

کہ وہ کوئے صنم کا رہنما ہے

(کلام محمود)

ڈاہاگرام کا علاقہ بھارتی فوج سے خالی کرا لیا جائے گا

ہم بھارت کی جارحیت کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔ (عبدالصبور خان)

لاہور ۲۰ مارچ۔ پاکستان طاقت کا جواب طاقت سے دے گا۔ اور اپنے سرحدی علاقہ سے بھارتی حملہ آوروں کو بھگا کر دم لے گا۔ یہ اعلان مرکزی وزیر مواصلات عبدالصبور خان نے ڈھاکہ سے راولپنڈی جاتے ہوئے لاہور کے ہوائی اڈے پر کیا۔ انہوں نے کہا کہ مشرقی پاکستان کے ضلع رنگپور پر بھارتی فوج کا حملہ پاکستان کے پر امن عوام کو اشتعال دلانے کا ایک سوچا سمجھا منصوبہ ہے۔

خان عبدالصبور خان نے مشرقی پاکستان کے سرحدی شہر ڈاہاگرام پر بھارتی جارحیت پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ بھارت کی جارحانہ سرگرمیاں ناقابل برداشت ہیں۔ آپ نے کہا کہ جارحانہ سرگرمیوں کا جاری رکھنا بھارت کی احمقانہ سیاسی حکمت عملی کی غمازی کرتا ہے۔ آپ نے کہا پاکستان ہر آن بھارت سے مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہے۔

وزیر مواصلات نے اعلان کیا ہے کہ ہمارے دوست ملکوں کے تعاون سے بھارت نے اپنی فوجی طاقت میں بے پناہ اضافہ کر لیا ہے۔ لیکن اس کے باوجود بھی کوئی طاقت پاکستان کو اپنا علاقہ واپس لینے سے نہیں روک سکتی۔ اور بھارت کو اپنے جارحانہ عزائم کی تکمیل کا موقعہ نہیں دیا جائے گا۔ اور بھارتی جارحیت کو برداشت نہیں کیا جائے گا

سابق شاہ فاروق کو سعودی عرب میں سپرد خاک کیا جائے گا

روم ۲۰ مارچ۔ مصر کے سابق شاہ فاروق کو سعودی عرب میں سپرد خاک کیا جائے گا۔ جلاوطن بادشاہ نے موت سے قبل یہ خواہش ظاہر کی تھی کہ ان کی آخری آرام گاہ سعودی عرب میں تعمیر کی جائے۔ مرحوم کے اہل خانہ ان کی اس آخری خواہش کی تکمیل کے لئے کوشش کر رہے ہیں۔

۴۵ سالہ جلاوطن بادشاہ پرسوں روم کے قریب ایک اطالوی دوشیزہ کے ساتھ شراب خوری کرتے ہوئے اچانک انتقال کر گئے تھے۔

● راولپنڈی ۲۰ مارچ۔ راولپنڈی میں گزشتہ روز کے دوران ڈیڑھ انچ بارش ہوئی جمعہ کو دن کے بارہ بجے تک بارش ہوتی رہی۔

مشترکہ ایوانِ تجارت اور جہاز ران کمپنی قائم کرنے کا فیصلہ

میثاق استنبول کی وزارتی کونسل کا مشترکہ اعلامیہ

راولپنڈی ۲۰ مارچ۔ میثاق استنبول کی وزارتی کونسل نے پاکستان، ایران، اور ترکی کی مشترکہ جہاز ران کمپنی، جائنٹ کانفرنس لائن، مشترکہ ایوان تجارت اور میثاق استنبول کا ایک بنک قائم کرنے کی منظوری دے دی ہے۔ کونسل کے دو روزہ اجلاس کے بعد کل ایک مشترکہ اعلامیہ جاری کیا گیا ہے۔ جس کے ذریعہ معلوم ہوا ہے کہ وزارتی کونسل نے تینوں ملکوں میں اقتصادی تجارتی تعاون بڑھانے کے لئے ان سفارشات کی منظوری دی ہے۔

وزارتی کونسل کے اجلاس میں تینوں ملکوں کے نمائندے شریک ہوئے پاکستان کے وفد کی قیادت وزیر خارجہ مسٹر بھٹو، ایران کے وفد کی قیادت وزیر خارجہ مسٹر عباس اور ترکی کے وفد کی قیادت پاکستان میں ترکی کے سفیر نے کی۔

وزارتی کونسل کے اجلاس میں میثاق استنبول کی پلاننگ کونسل کی سفارشات پیش ہوئیں۔ جن کو کونسل نے منظور کر لیا ہے۔ کونسل نے فنی تعاون کے ایک پروگرام کی بھی منظوری دی ہے مشترکہ اعلامیہ میں ایران کے مسٹر فواد روحانی کو میثاق استنبول کے سیکرٹریٹ کا ایگزیکٹو سیکرٹری مقرر کرنے کا اعلان کیا گیا ہے یہ اعلان بھی کیا گیا ہے کہ وزارتی کونسل کا اگلا اجلاس ۱۷ جولائی کو ترکی میں ہوگا۔

گمشدہ عینک کی تلاش

خاکسار کی دھوپ کی عینک مورخہ ۱۷/۳/۶۵ کو جامعہ احمدیہ میں یا کالج میں یا درمیانی راستے میں کہیں گم ہو گئی ہے جس دوست کو ملی ہو وہ براہ کرم خاکسار کو پہنچا کر شکریہ کا موقعہ دیں۔ اور عنداللہ ماجور ہوں نیز پانچ روپے انعام بھی حاصل کریں۔

(خاکسار بشارت الرحمٰن ایم۔ اے پروفیسر تعلیم الاسلام کالج۔ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴